مسٹر

گالی گلوچ

گالی ساز، گالی باز اور گالی بار مرزا کا گالی نامہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

یورپ! جسے ایڈز کی بیماری کی جنم بھومی ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔
جہاں حیا سر پیٹتی اور شرافت نوحہ خواں ہے۔
جہاں شراب اور خنزیر کی حکمرانی ہے۔
جہاں کتا ہر گھر کا نہایت اہم فرد ہے۔
جہاں قانون کے حصار میں لواطت ہوتی ہے اور فاعل و مفعول معاشرے میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔
جہاں بہنوں کے بطنوں سے بھائیوں کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔
جہاں انسانی اقدار کو پھانسی دے دی گئی ہے۔
جس نے دنیا میں "بوائے فرینڈز" جیسا غلیظ رشتہ متعارف کرایا ہے۔
جس نے دنیا کو وائف ایکسچینج کلبوں سے آشنا کیا ہے۔
جہاں کے صلیب کے پجاریوں نے ہندوستان میں جھوٹی نبوت کی داغ بیل ڈالی۔
جو شاتمان رسولؐ کی پناہ گاہ ہے۔
جہاں لعین سلمان رشدی کو تحفظ ملتا ہے۔
جہاں ملعونہ تسلیمہ نسرین اپنے آقاؤں کی گود میں بیٹھ کر اللہ کے حبیبؐ اور اللہ کے دین پر ہرزہ سرائی کرتی ہے۔
جہاں مسیلمہ ثانی مرزا قادیانی کے جانشین' کذاب عصر' مرزا طاہر کو جعلی نبوت کے لیے مرکز مہیا کیا جاتا ہے۔

یورپ کے اسی گندے معاشرے اور گندی تہذیب کے ایک فرد کے دل میں یہ شوق انگڑائی لیتا ہے کہ دنیا میں بکی جانے والی ساری گالیوں کو ایک جگہ اکٹھا کر دیا جائے۔ اپنے اس پاپی اور گلابی شوق کی تکمیل کے لیے وہ نگر نگر گیا' شہر شہر گھوما' ملک ملک کا سفر کیا' جنگلوں اور ریگستانوں میں رہنے والے قبائلیوں کے پاس گیا' خانہ بدوشوں سے ملاقات کی اور ایک لمبے عرصے کے بعد گالیوں کی ایک ضخیم کتاب مرتب کر ڈالی۔ راقم نے جب اس سفر گناہ کی تفصیل پڑھی تو مرتب کی عقل و خرد پر بڑا افسوس ہوا کہ بے چارے نے خواہ مخواہ ہزاروں میلوں کا سفر کیا۔ لاکھوں روپے کی

خطیر رقم خرچ کر ڈالی۔ موسموں کی سختیاں برداشت کیں۔ گھربار' عزیز و اقارب اور دوست احباب کو صدمہ جدائی دیا۔ گالیوں کے ماہرین کی منتیں سماجتیں کیں۔ اگر مرتب کو مرزا قادیانی اور اس کی تصانیف کے بارے میں معلوم ہوتا تو اسے ان کٹھن مراحل سے نہ گزرنا پڑتا۔ وہ کہیں سے مرزا قادیانی کی کتابوں کا سیٹ حاصل کرتا اور اپنے سٹڈی روم میں بیٹھ کر پندرہ بیس دنوں میں ساری کتابیں پڑھ جاتا اور جہاں جہاں گالیاں آتیں انھیں انڈرلائن کرتا جاتا اور بعد میں جب ان گالیوں کی ورائٹی کو اکٹھا کرتا تو موجودہ کتاب سے ضخیم کتاب اس کے ہاتھ میں ہوتی۔

اسے معلوم ہونا چاہیے تھا کہ جعلی نبی سب سے بڑا گالی ساز' گالی باز اور گالی بار ہوتا ہے۔ وہ پھکڑ بازی میں مہارت تامہ رکھتا ہے' وہ یاوہ گوئی میں ید طولیٰ رکھتا ہے' وہ بکواس دانی میں لاثانی ہوتا ہے' وہ فحش گوئی میں بے نظیر ہوتا ہے' وہ بدکلامی میں بے مثیل ہوتا ہے' یہ سارے اوصاف اسے شیطان کی طرف سے عطا کردہ معجزے ہوتے ہیں اور وہ ان "معجزوں" سے شریفوں کو عاجز کر دیتا ہے۔ مرزا قادیانی کے سامنے غلیظ گالیاں سیاہ لباس پہنے کنیزوں کی طرح لائن میں کھڑی ہوتیں اور وہ سر جھکائے مرزے کی زبان کے انتخاب کا انتظار کرتیں۔ حکم ملتے ہی گالی مرزے کی زبان پر ہوتی اور اگلے لمحے مرزا کی زبان کی لبلبی اسے حریف پر پھینک دیتی۔ مرزا قادیانی کی کتابوں میں گالیوں کے انبار یوں نظر آتے ہیں جیسے فلتھ ڈپوؤں پر گندگی کے انبار! جس طرح ان فلتھ ڈپوؤں سے گندگی کے انبار اٹھانے سے کارپوریشن کے ٹرک بھر جاتے ہیں' اسی طرح مرزا قادیانی کی کتابوں سے بھی گالیوں کے ٹرک بھرے جا سکتے ہیں۔ اب ہم آپ کی خدمت میں مرزا قادیانی کی قادیانی نبوت کی زبان سے نکلی ہوئی چند گالیاں بطور نمونہ پیش کرتے ہیں۔ آپ یہ عارفانہ' عاجزانہ' ملیحانہ' مشفقانہ اور شریفانہ کلام پڑھیئے اور سوچیئے کہ کیا کائنات میں کسی ماں نے اس سے بڑا گالی باز پیدا کیا ہے۔

○ "سعد اللہ لدھیانوی بے وقوفوں کا نطفہ اور کنجری کا بیٹا ہے"۔ (تتمہ حقیقت الوحی' ص ۱۴' مصنفہ مرزا قادیانی)

معلوم ہوتا ہے کہ تیرے رگ و ریشے میں گالیاں رچی بسی تھیں۔ (ناقل)

○ "خدا تعالیٰ نے اس کی بیوی کے رحم پر مہر لگا دی"۔ (تتمہ حقیقت الوحی' ص ۱۳' مصنفہ مرزا قادیانی)

نہیں مہر تیرے دل' تیرے دماغ' تیرے کانوں اور تیری آنکھوں پر لگی تھی۔ (ناقل)

○ "آریوں کا پرمیشر (خدا) ناف سے دس انگل نیچے ہے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں"۔ (چشمہ معرفت' ص ۱۱۴' مصنفہ مرزا قادیانی)

جیومیٹری کو خوب سمجھتا تھا۔ (ناقل)

○ "ہر مسلمان مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعوے پر ایمان لاتا ہے' مگر زنا کار کنجریوں کی اولاد' جن کے دلوں پر خدا نے مہر کر دی ہے' وہ مجھے قبول نہیں کرتے"۔ (آئینہ کمالات اسلام' ص ۵۴۷' مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی! تیرا حقیقی بیٹا مرزا فضل احمد تجھ پر ایمان نہ لایا۔ اس لحاظ سے وہ بھی زنا کار اور کنجری کی اولاد ٹھہرا اور ذرا بتا' تو اور تیری بیوی کیا ٹھہرے؟

○ "جھوٹے آدمی کی یہی نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہو جاتے ہیں"۔ (حیات احمد' جلد ا۔ ۳' ص ۲۵)

لگتا ہے یہ مرزا قادیانی کی آپ بیتی ہے کیونکہ جھوٹے نبی سے لوگ ثبوت مانگتے ہوں گے۔ (ناقل)

○ "عبدالحق کو پوچھنا چاہیے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا۔ کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا یا رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا۔ اب تک اس کی عورت کے پیٹ سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا"۔ (ضمیمہ انجام آتھم' ص ۲۷' مصنفہ مرزا قادیانی)

لوگوں کے گھروں کی خبر رکھنے والے' کیا تجھے اپنے گھر کی خبر تھی؟

ع ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

○ "جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ مجھے نہیں مانتے"۔ (چشمہ معرفت' ص ۳۱۷' مصنفہ مرزا قادیانی)

تو ہے کیا؟ پرائمری فیل انگریزی نبی!

○ "لعنت۔ لعنت۔ لعنت۔ لعنت۔ لعنت۔ لعنت۔ لعنت۔ لعنت۔ لعنت۔ لعنت۔ اے بھیڑیئے' اے عورتوں کی عار ثنا اللہ' اے جنگلوں کے غول تجھ پر ویل" (اعجاز احمدی' ص ۸۱' مصنفہ مرزا قادیانی)

ویسے تمہارا سانس کافی لمبا ہے۔ (ناقل)

○ چپکے چپکے حرام کروانا آریوں کا اصول بھاری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے ساری شہوت کی بے قراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط یار اس کی آہ و زاری ہے
دس سے کروا چکی ہے زنا لیکن پاک دامن ابھی بے چاری ہے
زن بیگانہ پر یہ شیدا ہیں جس کو دیکھو وہی شکاری ہے

(آریہ دھرم' ص ۷۶-۷۷' مصنفہ مرزا قادیانی)

تمام قادیانی اپنے ہر جلسے میں نہایت ترنم کے ساتھ اسے مل کر گائیں۔ (ناقل)

○ "اور بٹالوی کو ایک مجنون راندہ کی طرح تکفیر اور لعنت کی جھاگ منہ سے نکالنے کے لیے چھوڑ دیا"۔ (آسمانی فیصلہ' ص ۱۴' مصنفہ مرزا قادیانی)

ویسے تیرے تو اس جملے کے منہ سے بھی جھاگ نکل رہی ہے۔ (ناقل)

○ "جھوٹ بولنا اور نجاست کھانا ایک برابر ہے۔ تعجب ہے کہ ان لوگوں کو نجاست خوری کا کیوں شوق ہوگیا"۔ (آسمانی فیصلہ' ص ۳۲' مصنفہ مرزا قادیانی)

پھر تو تم نے ٹنوں کے حساب سے نجاست کھائی ہے۔ (ناقل)

○ "——— موضع مد میں ——— سخت بے حیائی سے جھوٹ بولا ——— وہ انسان کتوں سے بدتر ہوتا ہے کہ جو بے وجہ بھونکتا ہے"۔ (اعجاز احمدی' ص ۲۳' مصنفہ مرزا قادیانی)

موضع "مد" ضلع امرتسر کا ایک گاؤں تھا جہاں مولانا ثناء اللہ امرتسری اور قادیانیوں کے درمیان مباحثہ ہوا تھا۔ وہاں مولانا موصوف نے قادیانیوں کی خوب مرمت کی۔ مرزا قادیانی میدان کی اس شکست کا بدلہ گالیاں دے کر لے رہا ہے۔

(ناقل)

○ "منشی الٰہی بخش نے جھوٹے الزاموں ـــــ کی نجاست سے اپنی کتاب عصائے موسیٰ کو ایسا بھر دیا ہے جیسا کہ ایک نالی اور بدرو گندی کیچڑ سے بھر جاتی ہے یا جیسا کہ سنڈاس پاخانہ ہے"۔ (حاشیہ اربعین' نمبر۴' ص۲۷)

ویسے تیرے دماغ کا بھی یہی حال ہے۔ (ناقل)

○ "مرزا صاحب ایک ایک فقرہ (مکتوب مولانا ثناء اللہ) سنتے جاتے تھے اور بڑے غصہ سے بدن پر رعشہ تھا اور دہان مبارک سے خوب گالیاں دیتے تھے ـــــ چند الفاظ ـــــ یہ ہیں۔

خبیث' سور' کتا' بدذات' گوں خور' ہم اس (ثناء اللہ) کو کبھی (جلسہ عام) میں نہ بولنے دیں گے۔ گدھے کی طرح لگام دے کر بٹھائیں گے اور گندگی اس کے منہ میں ڈالیں گے"۔ (الہامات مرزا' از ثناء اللہ حاشیہ ص۱۲۲)

لگتا ہے مولانا ثناء اللہ امرتسری کا پاؤں مرزا قادیانی کی دم پر آگیا تھا۔ (ناقل)

○ "اے بدذات مولویو! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے۔ کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔ اے ظالم مولویو! تم پر افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا' وہی عوام کالانعام کو پلایا"۔ (انجام آتھم' حاشیہ ص۲۱' مصنفہ مرزا قادیانی)

لگتا ہے دل میں گالیوں کا پلانٹ لگایا ہوا تھا۔ (ناقل)

○ "بعض خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں ـــــ یہ دل کے مجذوم اور اسلام کے دشمن ـــــ دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لیے حق اور دیانت کی گواہی چھپاتے ہیں۔ اے مردار خوار مولویو! اور گندی روحو! ـــــ اے اندھیرے کے کیڑو (ضمیمہ انجام آتھم' حاشیہ ص۲۱' مصنفہ مرزا قادیانی)

گالیوں کا عالمی چیمپئن۔ (ناقل)

○ "یہ مولوی جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھاتے ہیں۔
(ضمیمہ انجام آتھم' ص۲۵' مصنفہ مرزا قادیانی)

مولوی تیری جھوٹی نبوت کے چھکڑے کو چلنے جو نہ دیتے تھے۔ (ناقل)

○ "جس دن یہ سب باتیں (محمدی بیگم کی پیشین گوئی میں درج شدہ) پوری ہو جائیں گی ـــــ اس دن ـــــ نہایت صفائی سے (ان کی) ناک کٹ جائے گی اور رات کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے"۔ (ضمیمہ انجام آتھم' ص۵۳' مصنفہ مرزا قادیانی)

افسوس' صدافسوس! تیری محمدی بیگم کی پیشین گوئی پوری نہ ہوئی اور تیری پکوڑے جیسی موٹی ناک کٹ گئی۔ (ناقل)

○ "تم نے حق کو چھپانے کے لیے یہ جھوٹ کا گوہ کھایا ـــــ اے بدذات' خبیث' دشمن اللہ اور رسول کے تو نے یہ یہودیانہ تحریف کی مگر تیرا جھوٹ اے نابکار پکڑا گیا"۔ (ضمیمہ انجام آتھم' ص۵۰' مصنفہ مرزا قادیانی)

شاید خود کو مخاطب کر کے کہہ رہے ہو۔ (ناقل)

○ "اب جو شخص بار بار کہے گا کہ عیسائیوں کی فتح ہوئی ---------- اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں ہے"۔ (انوار الاسلام' ص۳۰' مصنفہ مرزا قادیانی)

ویسے تو نے اتنی گالیاں سیکھی کہاں سے تھیں؟ (ناقل)

○ "اے مردار خور مولویو اور گندی روحو! انصاف اور ایمان سے دور بھاگنے والو! تم جھوٹ مت بولو اور نجاست مت کھاؤ جو عیسائیوں نے کھائی"۔ (ضمیمہ انجام آتھم' ص۲۱' مصنفہ مرزا قادیانی)

اور عیسائیوں نے ہی تجھے نبی بنایا۔ (ناقل)

○ "تو نے مجھے تکلیف دی ہے' اے زانیہ کے بیٹے! اگر تو ذلت سے نہ مرا تو میں جھوٹا ہوں"۔ (تتمہ حقیقت الوحی' ص۵' مصنفہ مرزا قادیانی)

پلی ہے مغربی تہذیب کے آغوش عشرت میں
نبوت بھی رسیلی ہے' پیغمبر بھی رسیلا ہے

(ناقل)

○ "اس جگہ فرعون سے مراد شیخ محمد حسین بٹالوی اور ہامان سے مراد نومسلم سعداللہ ہے"۔ (ضمیمہ انجام آتھم' ص۵۶' مصنفہ مرزا قادیانی)

خدائی کا دعویٰ شیخ محمد بٹالوی اور سعد اللہ شاہ نے نہیں بلکہ تو نے کیا تھا۔ اس لیے فرعون اور ہامان تو ہے۔ (ناقل)

○ "اے بے ایمانو! نیم عیسائیو! دجال کے ہمراہیو! اسلام کے دشمنو! تمہاری ایسی تیسی ہے"۔ (اشتہار انعامی تین ہزار' حاشیہ ص۵)

محسوس ہوتا ہے مرزا قادیانی قمیض اتار کر لڑنے کے لیے تیار کھڑا ہے۔

(ناقل)

○ "مجھے ایک کذاب کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ خبیث کتاب بچھو کی طرح نیش زن ہے۔ اے گولڑہ کی سرزمین تجھ پر لعنت' تو ملعون کے سبب' ملعون ہو گئی"۔ (اعجاز احمدی' ص۷۵' مصنفہ مرزا قادیانی)

نہیں! قادیان کی زمین ملعون کے سبب' ملعون ہو گئی۔ (ناقل)

○ مر گیا بدبخت اپنے وار سے کٹ گیا سر اپنی ہی تلوار سے
کھل گئی ساری حقیقت سیف کی کم کرو اب ناز اس مردار سے
(نزول المسیح' ص۲۲۴' مصنفہ مرزا قادیانی)

بدبودار انسان ——— بدبودار شاعری (ناقل)

○ "مہر علی نے ایک مردہ کا مضمون چرا کر کفن وزدوں کی طرح قابل شرم چوری کی ہے ——— نہ صرف چور بلکہ کذاب بھی لعنت اللہ علی الکاذبین' رہا محمد حسن ——— جس نے جھوٹ کی نجاست کھا کر وہی نجاست پیر صاحب کے منہ پر رکھ دی ——— اس کے مردار کو چرا کر پیر مہر علی نے اپنی کتاب میں کھایا"۔ (نزول المسیح' حاشیہ ص۷۰-۷۱' مصنفہ مرزا قادیانی)

کیوں اپنی زبان سے اپنے وجود اور روح پر لعنت بھیج رہے ہو۔ (ناقل)

○ "اور میں اعلان سے کہتا ہوں کہ جس قدر فقراء میں سے اس عاجز کے مکفر یا مکذب ہیں وہ تمام اس کامل لعنت مکالمہ الہیہ سے بے نصیب ہیں اور محض

یاوہ گو اور ژاژخا ہیں ـــــــ مکذبین کے دلوں پر خدا کی لعنت ہے"۔ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم' ص۱۹' مصنفہ مرزا قادیانی)

تیرا منہ ہے یا لعنت کی توپ؟ (ناقل)

○ "یہ لوگ علم عربی اور عالمانہ تدبیر سے بالکل بے نصیب اور بے بہرہ ہیں۔ یہودیوں کے لیے خدا نے اس گدھے کی مثال لکھی ہے جس پر کتابیں لدی ہوں مگر یہ خالی گدھے ہیں ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ جو شخص ایسا سمجھتا ہے وہ گدھا ہے' نہ انسان"۔ (ضمیمہ انجام آتھم' ص۴۷' مصنفہ مرزا قادیانی)

کہیں یہ کتابیں تم پر تو نہیں لدی تھی؟ (ناقل)

○ "مگر خدا تعالیٰ نے ان مولویوں کا منہ کالا کرنے کے لیے اس خسوف کسوف میں بھی ایک امر خارق عادت رکھا ہے"۔ (ضمیمہ انجام آتھم' ص۴۸' مصنفہ مرزا قادیانی)

ذرا یہ تو بتا' ٹٹی خانہ میں مر کر کس کا منہ کالا ہوا تھا۔ (ناقل)

○ "ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے"۔ (ضمیمہ انجام آتھم' ص۵۳' مصنفہ مرزا قادیانی)

آئینہ دیکھ کر بات کیا کرو۔ (ناقل)

○ "اور نالائق مولویوں کو ذلت پر ذلت نصیب ہوئی ـــــــ اور نفاق زدہ یہودی سیرت مولوی سخت ذلیل ہو گئے"۔ (حاشیہ انجام آتھم' ص۲۴' مصنفہ مرزا قادیانی)

پرائمری فیل تو تم تھے اور نالائق ہو گئے مولوی؟

○ "آپ اپنے سفلہ پنے سے باز نہیں آتے خدا جانے آپ کس خمیر کے ہیں"۔ (آئینہ کمالات اسلام' ص۳۰۴' مصنفہ مرزا قادیانی)

چلو یہ عبارت پڑھنے سے تیرے خمیر کا تو پتہ چل گیا۔ (ناقل)

○ "ایک زور کے ساتھ دروغ گوئی کی نجاست ان کے منہ سے بہہ رہی ہے"۔ (آئینہ کمالات اسلام' ص۵۹۹' مصنفہ مرزا قادیانی)

ساری دنیا نے دیکھا کہ مرض ہیضہ سے لیٹرین میں مرنے کے بعد تیرے منہ سے نجاست بہہ رہی تھی۔ (ناقل)

○ "دروغ گو بے حیا کا منہ ایک ہی ساعت میں سیاہ ہو جاتا ہے"۔ (نزول المسیح' ص۴۳' مصنفہ مرزا قادیانی)

یعنی تیرے جیسا ہو جاتا ہے۔ (ناقل)

○ "پیر مہر علی شاہ صاحب محض جھوٹ کے سہارے سے اپنی کوڑ مغزی پر پردہ ڈال رہے ہیں اور وہ نہ صرف دروغ گو ہیں بلکہ سخت دروغ گو ہیں"۔ (نزول المسیح' ص۴۶' مصنفہ مرزا قادیانی)

تو پھر آ جاتا نہ شاہی مسجد میں مقابلے کے لیے! (ناقل)

○ "ایسا شخص بڑا خبیث اور پلید اور بدذات ہوگا"۔ (حقیقت الوحی' ص۱۰۷' مصنفہ مرزا قادیانی)

یعنی تجھ جیسا۔ (ناقل)

○ "دشمنوں کے منہ پر طمانچے مارے ہیں مگر عجیب بے حیا منہ ہیں کہ اس قدر طمانچے کھا کر پھر سامنے آتے ہیں۔ (حاشیہ تتمہ حقیقت الوحی' ص۱۴۹' مصنفہ مرزا قادیانی)

کیوں اپنے منہ کا تعارف کرا رہے ہو۔ (ناقل)

○ "تیرا نفس ایک خبیث گھوڑا ہے' اے حرامی لڑکے"۔ (حقیقتہ الوحی' ص۱۴-۱۵' مصنفہ مرزا قادیانی)

اب اپنے چھوٹوں کا تو لحاظ کر۔ (ناقل)

○ "اے لاف گزاف کے بیٹے تو کیا غبی ہے"۔ (براہین احمدیہ' ص۱۴۹' ج۵' مصنفہ مرزا قادیانی)

خودکلامی۔ (ناقل)

○ "کیا تو صبح کو الو کی طرح اندھا ہو جاتا ہے———— اور تو کیا چیز ہے صرف ایک کیڑا۔ اے دروغ آراستہ کرنے والے"۔ (براہین احمدیہ' ص۱۶۵' ج۵' مصنفہ مرزا قادیانی)

آنکھیں تو ویسے آپ کی بھی تقریباً دونوں بند تھیں۔ (ناقل)

○ "پھر بہت کوشش کے بعد ایک بھیڑیئے کو لائے اور مراد ہماری اس سے ثناء اللہ ہے"۔ (اعجاز احمدی' ص ۳۹' مصنفہ مرزا قادیانی)

لگتا ہے مولانا ثناء اللہ امرتسری تجھے خوابوں میں بھی ڈراتے تھے۔ (ناقل)

○ "ایک غول (مولانا ثناء اللہ) کے وعظ سے وہ پلنگ کی طرح ہوگئے——— ثناء اللہ جو ہوا و ہوس کا بیٹا تھا——— حالانکہ ثناء اللہ کو علم و ہدایت سے ذرہ مس نہیں۔ پس تعجب ہے اس مچھر پر کہ کرگس بننا چاہتا ہے"۔ (اعجاز احمدی' ص ۴۳' مصنفہ مرزا قادیانی)

مچھر کرگس بنے تو تعجب اور تو نبی بنے تو کوئی تعجب نہیں۔ (ناقل)

اب ہم مرزا قادیانی کی گالیوں کی لغت آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جو حروف تہجی کے لحاظ سے آپ کے سامنے حاضر ہے۔ یاد رہے کہ ہم اس لغت کو آپ کی خدمت میں انتہائی مختصر کر کے پیش کر رہے ہیں۔ اگر ہم اختصار سے کام نہ لیتے تو ہم لکھتے لکھتے تھک جاتے اور آپ پڑھتے پڑھتے ٹوٹ جاتے۔ لہذا گھبرائیے نہیں' پڑھنا شروع کیجئے۔

(الف) اے زود رنج' اے بدقسمت بدگمانو' اے مردار خور مولویو' اندھیرے کے کیڑو' اندھے مولوی' اے اندھو' اے بدذات' اے خبیث' اے پلید دجال' ان احمقوں' اے نادانوں' آنکھوں کے اندھو' اسلام کے عار مولویو' احمق' اے نابکار' اے بدذات فرقہ مولویان' اعداء الاعداء' امام المتکبرین' اعمی' اغوی' انعام' استخواں فروش' اے بدبخت قوم' اے سست ایمانو' الو' ایہا الغوی' ایمان و دیانت سے عاری' اس فرومایہ' اے دیو' ان شریروں' آگ کے لاد و ٹٹوؤں' اے دروغ گو' ایہا الجہول' ابلہ' اے مردار' اے احمق' اسلام کے دشمنو' ابولہب' اے شریر مولویو' اسلام کے عار' امام الفتن' اول درجہ کا متکبر' انسانوں سے بدتر اور پلید تر' اسلام کے دشمن' اسلام کے بدنام کرنے والے' اے بدبخت مفتریو' اے ظالم مولویو' ایہا المکذبون الغالون' اے شیخ احمقان' ایہا الشیخ الضال' اے بدقسمت انسان' اول درجہ کے کاذب' اے اس زمانہ کے ننگ اسلام مولویو' اے کوتاہ نظر مولوی' اے نفسانی مولویو' اے خشک

مولویو، اے اندھے، اے دیوانہ، اے دروغ آراستہ کرنے والے، اے غبی، اے مسکین انسانیت کے پیرایہ سے بے بہرہ اور برہنہ، اکڑ باز، اے بے ایمانو۔

(ب) بداخلاقی اور بدظنی میں غرق ہونے والو، بدقسمت، بدگمانو، بدتر، بدبخت مولویوں، بیوقوف اندھے، بے ایمان، بدذات، بے نصیب، بدگوہر، بیوقوفوں، بندروں، باطل پرست بطالوی، بطال، بدذات مولوی، بیہودہ بدقسمت انسان، بدقسمت ایڈیٹر، بے حیا، بدمعاش، بدگو، بدکار آدمی، برہنہ، بھیڑیئے، بچھو، بے شرم، بالکل جاہل، بالکل بے بہرہ، بداطوار، بخیل، بدخلق، بے ایمانو، بے عزتوں، بخیل طبع مولویوں، بدبخت، بڑا خبیث، بخیلوں، بدبخت جھوٹوں، بیراہ، بے خوف۔

(پ) پلید ملاؤں، پلید طبع مولوی، پلید تر، پلید جاہلوں، پلید دل مولوی، پلید دجال، پلید آدمی، پاگل، پربدعت زاہدو، پلیدوں۔

(ت) تعنتہ سے سخت بے بہرہ، تجھ سا زیادہ بدبخت کون، تو صبح کو الو کی طرح اندھا ہو جاتا ہے، تو ملعون، تجھ پر ویل، تکبر کا کیڑا، تمہاری ایسی تیسی ہے، تکفیر کا بانی، تقویٰ و دیانت سے دور، تزویر و تلبیس۔

(ث) ثناء اللہ کو علم اور ہدایت سے ذرہ مس نہیں، ثناء اللہ تجھے جھوٹ کا دودھ پلایا گیا ہے۔

(ج) جاہل مولویوں، جاہل سجادہ نشین، جہلاء، جھوٹے، جنگل کے وحشی، جھوٹا، جاہل، جارغوی، جاہلین، جانور، جاہل مخالف، جنگلوں کے غول، جلدباز مولویوں، جھوٹوں، جاہل اخبار نویس، جھوٹ کا گوہ کھایا، جاہلوں، جھوٹ بولنے کا سرغنہ۔

(چ) چارپائے ہیں نہ آدمی، چارپایوں، چالباز، چالاک حاسدوں۔

(ح) حرامی، حرامزادہ، حرامی لڑکے، حق پوش، حیوانات، حاسدوں، حریص، حرص کے جنگل کے شیطان، حرص کی وجہ سے مکار، حلال زادہ نہیں، حاطب الیل، حق کے مخالف۔

(خ) خبیث طبع مولوی، خنزیر سے زیادہ پلید، خبیث طبع، خالی گدھے، خبیث نفس،

خون پسند' خیانت پیشہ' خبیث طینت' خبیث فرقہ' خناسوں' خسیس ابن خسیس' خراب عورتوں کی نسل' خبیث النفس' خبیث القلب' خشک دماغ' خدا کا ان مولویوں پر غضب ہوگا' خسرالدنیا والاخرۃ' خبیث فطرت۔

(د) دل کے مجذوم' دجال' دشمن اللہ و رسول' دیانت و دین سے دور' دشمن عقل و دانش' دجال' دشمن دین مولوی' دروغ گو' دیوانہ' دنیا کے کیڑے' دلوں کے اندھو' دروغ گو مخبر' دروغگی اختیار کرنے والا' دیو' درندوں' دابتہ الارض' دنیا کے کتے' دشمن حق' دجال اکبر' دشنام دہ' دل کے اندھے' دجال کے ہمراہیو' دیوثون' دنیا پرست مولوی' دین فروش' دیوانہ' درندوں' درندہ طبع' دجال فریہ' دروغ آراستہ کرنے والے' دل کے اندھے' دجال کمینہ۔

(ذ) ذلیل ملاؤں' ذلت کے سیاہ داغ' ذاب' ذریت شیطان' ذلت کی روسیاہی کے اندر غرق۔

(ر) رئیس الدجالین' رئیس المعتدین' راس الغاوین' رئیس المتصلفین' رنڈیوں کی اولاد' رئیس المتکبرین' رسول اللہ کے دشمن' روحانیت سے بے بہرہ۔

(ز) زیادہ پلید' زمانہ کے ظالم مولوی' زمانہ کے بدذات مولوی' زمانہ کے ننگ اسلام مولویو' زیادہ بدبخت۔

(س) سوروں' سیاہ داغ' سیاہ دل' سگان قبیلہ' سلطان المتکبرین' سفہاء' سفلہ پن' سفیہوں کا نطفہ' سخت دل ظالم' سادہ لوح' سانپوں' سفلی مخلوقات' سخت جاہل' سخت نادان' سخت نالائق' سفلہ دشمن' سفلہ دشمنوں' سفیہ سخت دل مولویو' سخت ذلیل' سخت دروغ گو' سست ایمانو' سواد الوجہ فی الدارین' سڑے گلے مردہ (حضرت عیسٰی علیہ السلام کی یہ تعریف کی جا رہی ہے۔ معاذ اللہ) سخت بدذات' سخت بے باک' سودائی' سخت دل قوم۔

(ش) شیطان' شترمرغ' شیاطین الانس' شریر مولوی' شیخ نجدی' شیخ احمقان' شیخ الضال' شیطان' شقی شغال' شیطنت کی بدبو' شیخ نامہ سیاہ' شریر' شیخ مضل' شیخ مزور' شیخی باز' شریروں' شریر بھیڑیئے' شرابیوں' شیخ چلی کے بڑے بھائی' شریر مولویو' شیخ

ضال بطالوی، شیخ الضلالہ، شیخ چالباز، شیاطین، شریر النفس، شریر پنڈت۔

(ص) صریح بے ایمانی۔

(ض) ضال بطالوی، ضال، ضلالت پیشہ۔

(ط) طوائف۔

(ظ) ظالم طبع، ظالم مولوی، ظالم مولویو، ظالم معترض، ظالموں، ظالم طبع مخالفوں۔

(ع) علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ، عمما، عجب نادان، عجیب بے حیا، عورتوں کے عار، عدو اللہ، عبدالحق کا منہ کالا، علم اور درائت اور حقیقہ سے سخت بے بہرہ۔

(غ) غالون، غوی فی ابطالہ، غاوین، غول، غدار زمانہ، غول البراری، غزنی کے ناپاک سکھو، غزنویوں کی جماعت پر لعنت۔

(ف) فقیری اور مولویت کے شتر مرغ، فرعون، فمت یا عبدالشیطان، فاسق آدمی، فریبی آدمی، فرومایہ، فتنہ انگیز مولوی۔

(ق) قوم کے خناسوں۔

(ک) کوتاہ اندیش علماء، کیڑو، کتے، کاذب، کج طبع، کوتاہ نظر مولوی، کوڑ مغز کذاب، کیڑا، کینہ پرور کمینگی، کم سمجھ، کجدل، کمینوں، کمینہ، کمینہ طبع، کتوں، کاذب۔

(گ) گندے اخبار نویس، گندی روحو، گدھے، گرفتار عجب و پندار، گمراہ گدھوں، گندہ زبان، گرگ، گرگس، گندہ پانی، گمراہی کے جنگل کے شیطان، گمراہ۔

(ل) لئیموں، لاف و گزاف کے بیٹے، لادو ٹٹوؤں۔

(م) مغرور فقراء، مردار خور مولوی، مولوی جاہل، مولویت کے بدنام کرنے والے، منحوس چہروں، مفتریوں، منافق مولوی، مولویان خشک، متکبرین، معتبدین، ملعونین، مخنثون معلم الملکوت، مفتری، مردار، ملعون، مفسد، متعصب نادان، مفتری نابکار، متعفن مسکین، مار سیرت، مضل جماعت، مچھر، مٹی سیاہ، مردک، متعصب، متکبر مولویوں مضل، مزور، منکس طینت مولویوں، مختبط الحواس، مردہ پرست، مردار، مکار، معذول۔ موٹی سمجھ،

مولوی انسانوں سے بدتر اور پلید' مخالفوں کا منہ کالا' مولویوں کا منہ کالا' مولوی سخت ذلیل' مکذبون' منحوس' مغرور' معمولی انسان' مجنون درتل' محجوب مولوی۔

(ن) نیم ناقص العقل' ناحق شناس' نادان علماء' ناپاک طبع مولویوں' نادان علماء' نااہل مولویوں' ناسمجھ' نابکار' نادان' نابینا علماء' نادان بٹالوی' نالائق مولویوں' نفاق زدہ مولوی' نالائق نذیر حسین' نیم ملا' ننگ اسلام مولویو' نجاست خور' نفسانی مولویو' نالائق' نادان مولویو' نادانوں' ناقص الفہم' نابکاروں' نیم عیسائیو' ناخدا ترس' نادان ہند و زادہ' نہایت پلید طبع' ناسعادت نمد شاگرد محمد حسین' نابینا' نذیر حسین خشک معلم' نادان صحابی' نادان قوم' ناقص العقل چیلوں' نالائق چیلوں' نادان غبی' ناپاک فرقہ' نادان پادریوں' نالائق متعصب۔

(و) وہ گندے اخبار نویس' وہ گدھا ہے نہ انسان' وحشی' وہ بدذات' ہوا و ہوس کا بیٹا' واشی' والنعی المعذول' ولدالحرام' ولدالحلال نہیں' واہ رے شیخ چلی کے بڑے بھائی' وحشی فرقہ' والدجال البطال۔

(ہ) ہامان' ہندو زادہ' ہزار لعنت کا رسہ' ہٹ دھرم' ہماری قوم کے اندھو' ہچو گرگ' ہیچو جنین۔

(ی ے) یہودی صفت مولوی' یاوہ گو' یہودی سیرت مولوی' یہ شیخ منافق' یہ نادان خون پسند' یہ لوگ حیوانات' یہودی' یا شیخ الضلالہ' یک چشم مولویوں' یاجوج یہ اندھے مولوی' یہ جہلاء' یہودیت کا خمیر' یہ دل کے مجذوم' یہ سب مولوی جاہل' یہ شریر مولوی' یہ سیاہ دل' یہ جاہل یہ منافق مولوی' یاغول البراری۔

جب اتنی گالیاں بکنے کے باوجود مرزا قادیانی کا ابلتا ہوا دل ٹھنڈا نہ ہوا تو وہ ایک دن شیطانی جوش میں کاغذوں کا دستہ اور اپنا بدمعاش قلم لے کر بیٹھا اور لعنت' لعنت لکھنا شروع کی۔ قلم کے منہ سے نکلتے زہر سے کاغذ پر لعنت ہی لعنت بکھرتی گئی۔ کئی پہر لکھنے کے بعد گالیوں کے عالمی چیمپئن مرزا قادیانی نے ایک ہزار لعنت مکمل کر دی۔ مزے کی بات یہ کہ ہر لعنت کے اوپر اس کا نمبر بھی ڈالتا گیا۔ گویا اس نے لعنت کا رجسٹریشن آفس قائم کر رکھا تھا۔ ملاحظہ فرمایئے!

اے مرزا قادیانی! اگر اپنے مخالفوں پر لعنت بھیجنا تیرے لیے اتنا ہی ضروری تھا تو تو خوامخواہ اتنے پہروں قلم کو گھسیٹتا اور دماغ کو پیٹتا رہا اور پھر کہیں جا کر ہزار مرتبہ لعنت مرتب کی۔ تجھ سے سمجھ دار تو وہ خاکروب عورتیں ہیں' جو کبھی آپس میں جھگڑ پڑتی ہیں تو فوراً ایک دوسری کو کہتی ہے "جا تیرے تے لکھ لعنت" اور پھر اگلے لمحے جھاڑو پھیرنے میں مصروف ہو جاتی ہے۔ یعنی انتہائی مختصر وقت میں اتنی بڑی لعنت ڈال کر فارغ ہو جاتی ہے اور تو صرف ایک ہزار لعنت ڈالنے میں اتنا وقت صرف کرتا رہا۔ ہت تیرے کی!

اتنی گالیاں بکنے کے باوجود' اتنی غلاظت اگلنے کے باوجود مجسمہ اخلاق بھی بنتا تھا اور پیکر پارسائی بھی کہلواتا تھا۔ وہ معلم اخلاق بھی بنتا تھا اور اپنی زبان سے پند و نصائح بھی جاری رکھتا تھا۔ لیکن اخلاق و مروت پر اس کا لیکچر جھاڑنا ایسے ہی تھا جیسے کوئی رنڈی عصمت نسواں پر تقریر کرے۔ جیسے چنگیز خان رحم دلی پر درس دے۔ جیسے ابوجہل حقانیت اسلام پر دلائل دے اور جیسے راجپال ناموس رسولؐ پر خطابت کے جوہر دکھائے۔

اللہ رے اسیری بلبل کا اہتمام
صیاد عطر مل کے چلا ہے گلاب کا

اب اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کے چند اقوال ملاحظہ فرمایئے۔

○ "اخلاقی معلم کا یہ فرض ہے کہ پہلے اپنے اخلاق کریمہ دکھلاوے"۔ ("چشمہ مسیحی" ص ۹' مصنفہ مرزا قادیانی)

ویسے تو نے اپنے اخلاق رذیلہ خوب دکھلائے ہیں۔ (ناقل)

○ "لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں۔ مومن لعان (لعنت بھیجنے والا) نہیں ہوتا"۔ ("ازالہ" ص ۶۶۰' مصنفہ مرزا قادیانی)

○ "درست کہا' لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں بلکہ زندیقوں کا کام ہے اور تم نے زندیقیت کے منصب پر بیٹھ کر یہ کام خوب نبھایا۔ (ناقل)

○ "تحریر میں سخت گالیاں دینا — اور بدزبانی کرنا اور اپنے مخالفانہ جوش کو انتہا تک پہنچانا۔ کیا اس عادت کو خدا پسند کرتا ہے یا اس کو شیوۂ شرفا کہہ سکتے ہیں؟

("آسمانی فیصلہ" ص ۹' مصنفہ مرزا قادیانی)

ایسا کرنا شیوۂ بدمعاشاں ہے اور تم خوب بدمعاش ٹھہرے' جس کی زبان زہرناک سے خدا اور نبی کریمؐ بھی محفوظ نہ رہے۔ (ناقل)

○ "میری فطرت اس سے دور ہے کہ کوئی تلخ بات منہ پر لاؤں" ("آسمانی فیصلہ" ص ۱۰' مصنفہ مرزا قادیانی) تمہارے منہ پر ساری زندگی تلخی کے سوا رہا ہی کیا ہے؟ (ناقل)

○ "خداوند قادر و قدوس میری پناہ ہے اور میں تمام کام اسی کو سونپتا ہوں اور گالیوں کے بدلے گالیاں دینا نہیں چاہتا اور نہ کچھ کہنا چاہتا ہوں"۔ ("آسمانی فیصلہ" ص ۴۲۵' مصنفہ مرزا قادیانی)

شیطان اس کو دیکھ کر کہتا تھا رشک سے
بازی یہ مجھ سے لے گیا تقدیر دیکھئے (ناقل)

○ "میں سچ سچ کہتا ہوں۔ جہاں تک مجھے علم ہے میں نے (اپنی تالیف میں) ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا جس کو دشنام دہی کہا جائے"۔ ("ازالہ" جلد اول' ص ۶' مصنفہ مرزا قادیانی)

گالی کو گالی نظر نہیں آتی۔ (ناقل)

○ "میں محض نصیحتاً" للہ مخالف علما اور ان کے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے"۔

طریق شرافت کے مبلغ! کسی کی ماں بہن تو تیری زبان سے محفوظ نہ رہی۔ (ناقل)

بدتر ہر ایک بد سے ہے جو بدزبان ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء یہی ہے

("درثمین" اردو ص ۱۷' از مرزا قادیانی)

بہت خوب اپنا تعارف خود ہی کرا دیا۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

(ناقل)

○ "بدی کا جواب بدی سے مت دو۔ قول سے نہ فعل سے۔ ("نسیم دعوت" ص ۳، مصنفہ مرزا قادیانی)

ع تیرے ہر قول سے پناہ تیرے ہر فعل سے اماں۔ (ناقل)

○ "غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے۔ ("آریہ دھرم" ص ۱۳، مصنفہ مرزا قادیانی)

اس تعریف کی رو سے تم کیا ٹھہرے؟ خود ہی بتاؤ۔ (ناقل)

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

("دافع الوساوس" ص ۲۲۵ مصنفہ مرزا قادیانی)

شاید تمہاری لغت میں گالی کو دعا اور دعا کو گالی کہتے ہیں۔ (ناقل)

○ "خبردار! نفس تم پر غالب نہ آوے۔ ہر ایک سختی کو برداشت کرو۔ ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو۔ ("نسیم دعوت" ص ۳، مصنفہ مرزا قادیانی)

اور خود تمہارے نفس نے ساری زندگی تم پر سواری کی۔ (ناقل)

○ "گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے"۔ ("ست بچن" ص ۲۹، مصنفہ مرزا قادیانی)

"سفلوں" اور "کمینوں" کی جگہ اگر اپنا نام لکھ دیتے تو زیادہ وضاحت ہو جاتی۔ (ناقل)

اب ایک اور پہلو پر نظر ڈالیے۔

○ "اگر تو نرمی کرے گا تو میں بھی نرمی کروں گا۔ اگر تو گالی دے گا تو میں بھی گالی دوں گا"۔ ("حجتہ اللہ" ص ۹۳، مصنفہ مرزا قادیانی)

پہلے کون سی کسر اٹھا رکھی ہے تو نے مسٹر گالی گلوچ! (ناقل)

○ "کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی مخالف کی نسبت اس کی بدگوئی سے پہلے خود بدزبانی میں سبقت کی ہو"۔ ("تتمہ حقیقت الوحی" ص ۲۱، مصنفہ مرزا قادیانی)

چلو شکر ہے تم نے اپنی بدزبانی کو قبول تو کیا ہے۔ (ناقل)

اب ایک اور پہلو پر نگاہ ڈالیے۔

○ "میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے"۔ ("حاشیہ براہین احمدیہ" ج ۵، ص ۱۱، مصنفہ مرزا قادیانی)

"لکھ دی لعنت" (ناقل)

○ "یہ بات بھی اس جگہ بیان کر دینے کے لائق ہے کہ میں (مرزا) خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں۔ کیونکہ جب میں عربی اردو میں لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔ ("نزول المسیح" ص ۵۶، مصنفہ مرزا قادیانی)

"در فِی منہ" (ناقل)

○ "میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے"۔ ("نزول المسیح حاشیہ" ص ۲، مصنفہ مرزا قادیانی)

کبھی تو شرم کرلیا کر اے بے حیا! (ناقل)

○ "اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے، اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔ ("خطبہ الہامیہ" ص ۱۷۱، مصنفہ مرزا قادیانی)

کبھی تو نے آئینہ میں اپنی شکل دیکھی تھی۔ تیری شکل دیکھ کر مجید لاہوری کا وہ شعر یاد آتا ہے۔

خرس کا سر، شکل بندر کی، منہ خنزیر کا
ایک پہلو یہ بھی ہے انسان کی تصویر کا (ناقل)

مسلمانو! اگر یہ شخص صرف گالی باز ہوتا تو ہم اس سے صرف نظر کر جاتے۔ اگر یہ صرف فحش گو اور بدگو ہوتا تو ہم اس کی بدگوئی کو سنی ان سنی کر دیتے۔ اگر یہ کسی دنیاوی لالچ میں کوئی محفل سجا کر وہاں بکواس بازی اور پھکڑ بازی کرتا تو شاید ہم ان زہرناک باتوں کا کوئی نوٹس نہ لیتے۔ لیکن مسئلہ نازک یہ ہے کہ یہ شخص مدعی نبوت ہے ـــــ اپنی نبوت کو محمدیؐ نبوت کہتا ہے (نعوذ باللہ) اپنے وجود کو وجود محمدؐ کہتا ہے۔ (نعوذ باللہ) ـــــ اپنی صورت کو صورت محمدؐ قرار دیتا ہے (نعوذ باللہ) ـــــ اپنی بکواسیات والی زبان کو زبان محمدیؐ کہتا ہے (نعوذ باللہ) ـــــ اپنی لغو باتوں کو احادیث

محمدیؐ کہتا ہے (نعوذ باللہ)---- اپنے خود ساختہ مذہب کو اسلام کا نام دیتا ہے (نعوذ باللہ)---- خاتم النبیین فداہ امی و ابی کے تخت ختم نبوت پر بیٹھنے کی ناپاک جسارت کرتا ہے (نعوذ باللہ)---- تاج ختم نبوت اپنے غلیظ سر پر رکھنے کی غلیظ جسارت کرتا ہے (نعوذ باللہ)---- ختم نبوت کی خلعت فاخرہ اپنے ارتدادی جسم پر پہننے کی ارتدادی جسارت کرتا ہے۔ (نعوذ باللہ)---- یہ سب کچھ ہمارے پیارے آقاؐ کی نبوت پر ایک وحشت ناک حملہ ہے---- جو دین اسلام کے سارے نظام کو تہہ و بالا کر دیتا ہے---- یہ جعلی نبی اسلام کی نمائندگی کر کے ساری دنیا میں اسلام کو رسوا کر دیتا ہے------

اس لیے مسلمانو! اس شخص اور اس کے فتنہ کا راستہ روکنا ہر مسلمان کا اولین فرض ہے---- اور اس فرض سے غفلت کائنات کا بدترین گناہ ہے---- اس فرض سے غفلت اللہ اور اس کے پیارے حبیب جناب محمدؐ مصطفیٰ فداہ روحی و جسدی سے اعلان لاتعلقی کے مترادف ہے----

مسلمانو! آؤ اپنے آپ کو اس جہاد کی صفوں میں کھڑا کر کے شفاعت محمدیؐ کو اپنی جانب متوجہ کریں---- اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے ایک مضبوط تعلق پیدا کر لیں---- کیونکہ یہی عظیم تعلق ہماری اول و آخر پہچان ہے----

رشتہ نہ جو قائم ہو محمدؐ سے وفا کا
پھر جینا بھی برباد ہے مرنا بھی اکارت

صاحبو! حضرت یوسف علیہ السلام کے دور میں مصر میں قحط پڑا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی حکمت و دانائی سے غلہ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ محفوظ کر رکھا تھا۔ جب بھوکے لوگوں کی صدا بلند ہوئی تو حضرت یوسف علیہ السلام نے ملک بھر میں اعلان کرا دیا کہ جسے غلہ کی ضرورت ہو' وہ میرے ذخیرے سے مفت غلہ حاصل کر سکتا ہے۔ یہ روح افزا اعلان سنتے ہی لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف چل دیے۔ جو بھی سائل آتا' جناب یوسف علیہ السلام ایک پیمانے سے ماپ ماپ کر سب کو غلہ دیتے اور خالی دامن جھولیاں بھر کے خوشی خوشی واپس لوٹتے۔ یہ سلسلہ عنایت جاری تھا کہ ایک شخص آیا اور آ کر غلہ طلب کیا۔ جناب یوسف علیہ السلام نے اسے پیمانے سے ناپ کر غلہ دے دیا۔ غلہ لینے کے بعد اجنبی نے مزید غلہ کا سوال کیا۔ حضرت

یوسف علیہ السلام نے اسے کہا کہ تمہیں تمہارا حصہ مل چکا۔ اجنبی نے حضرت یوسف علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

"اے یوسف! اگر میں تجھے بتا دوں کہ میں کون ہوں تو تو مجھے یہ سارا غلہ دے دے"۔

"بھائی تو کون ہے؟" حضرت یوسف علیہ السلام نے پوچھا۔

"اے یوسف! میں وہ بچہ ہوں جس نے پنگوڑے میں تیری گواہی دی تھی' جب زلیخا نے تجھ پر الزام لگایا تھا"۔ اجنبی نے جواب دیا۔

یوسف علیہ السلام خوشی سے جھوم اٹھے اور اپنے کارندوں سے کہا "اس کے لیے گودام کے سارے دروازے کھول دو اور یہ جو کچھ لے جانا چاہے لے جانے دو"۔

جب یوسف علیہ السلام نے یہ بات کہی تو اللہ پاک نے فوراً جبرائیل امین کو وحی دے کر بھیج دیا کہ جاؤ میرے یوسف سے کہہ دو کہ یوسف جو تیری گواہی دے تو خوش ہو کر اسے غلے کا سارا ذخیرہ دینے کے لیے تیار ہے اور جو مجھ اللہ تعالیٰ کی گواہی دے میں خوش ہو کر اسے کس کس انعام سے نوازوں گا"۔

ساتھیو! ایک قحط یوسف علیہ السلام کے دور میں پڑا تھا اور ایک قحط حشر کے میدان میں پڑے گا۔۔۔ یہ قحط یوسف علیہ السلام کے قحط سے اربوں گنا زیادہ بڑا ہو گا۔۔۔ وہاں شدید بھوک ہوگی۔۔۔ بڑی شدید پیاس ہوگی۔۔۔ شدت بھوک سے انسان اپنا گوشت کہنیوں تک کھا جائیں گے۔۔۔ پورے میدان حشر میں العطش العطش کی صدا ہوگی۔۔۔ زبانیں سوکھ کر کانٹا بن جائیں گی۔۔۔ وہاں کوئی شدت بھوک اور شدت پیاس سے مر بھی نہ سکے گا۔۔۔ مصر کے قحط میں تقسیم کے لیے حضرت یوسف علیہ السلام ہیں اور اس قحط میں تقسیم کے لیے حوض کوثر پر تاجدار ختم نبوت جناب محمد رسول اللہؐ ہوں گے۔۔۔ مصر کے قحط میں جو یوسف علیہ السلام کی گواہی دے' اس کے لیے سب کچھ حاضر ہے۔۔۔ اور اس قحط میں جس نے تاجدار ختم نبوتؐ کی اس دنیا میں ختم نبوت کی گواہی دی ہوگی' اس کے لیے کیسے کیسے انعامات حاضر ہوں گے؟

اگر اللہ کے نبی جناب یوسف علیہ السلام اپنی گواہی دینے والے پر اتنے احسانات کی بارش کرتے ہیں تو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کی گواہی دینے والے پر سرور کون و مکان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات کا معیار کیا ہوگا۔

آقائے نامدار ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں حوض کوثر پر بیٹھوں گا اور جام کوثر تقسیم کروں گا اور جو کوئی میرے حوض کوثر سے ایک جام پی لے گا' دوبارہ اسے پیاس نہیں لگے گی۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ حشر کے روز اللہ تعالیٰ مجھے منصب شفاعت پر فائز کرے گا۔ میں جس کی شفاعت کروں گا' اللہ پاک اسے قبول کرے گا۔ جس خوش قسمت کو پروانہ شفاعت مل جائے گا' اسے پروانہ جنت مل جائے گا' جہاں جنت کی نعمتیں اس کے لیے چشم براہ ہوں گی۔ انشاء اللہ ان دو عظیم جگہوں پر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ختم نبوت کے پروانوں یعنی ختم نبوت کے گواہوں کو ضرور پہچانیں گے اور ان کی مہمانداری کریں گے۔

صاحبو! آؤ ہم بھی ختم نبوت کی گواہی دیں—— ختم نبوت کی منادی کریں—— اپنے گھر میں—— اپنے محلہ میں—— اپنے گاؤں میں—— اپنی بستی میں—— اپنے قصبہ میں—— اپنے شہر میں—— اپنے ملک میں—— سارے ملکوں میں—— سارے عالم میں کیونکہ یہ بڑے اعزاز کا کام ہے۔ یہ بڑا اعلیٰ و ارفع کام ہے کیونکہ——

اللہ تعالیٰ خود ختم نبوت کا گواہ ہے——

ہر نبی ختم نبوت کا گواہ ہے——

ہر رسول ختم نبوت کا گواہ ہے——

ہر آسمانی کتاب ختم نبوت کی گواہ ہے——

ہر صحابیؓ ختم نبوت کا گواہ ہے——

ہر مومن ختم نبوت کا گواہ ہے——

ساتھیو! آؤ ہم بھی گواہی دیں—— اپنی زبان سے—— اپنے قلم سے—— اپنے مال سے—— اپنی اولاد سے—— اور کبھی میدان جہاد میں شہادت کی سرخ قبا

پہن کر اپنے خون سے یہ گواہی دے دیں---

لکھتا ہوں خون دل سے یہ الفاظ احمریں
بعد از رسولؐ ہاشمی کوئی نبی نہیں